بیٹا ہو تو ایسا

09 August-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمانِ عالی شان ہے: "مَنْ صَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً، جو شخص نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے گا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہُ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً، اس پر اللہ پاک اور اس کے فِرِشتے سَتّر مرتبہ رَحمت بھیجیں گے۔" (مسندِ احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۱۴، حدیث: ۶۷۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان نعمتوں کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے ربِّ کریم کی ان نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت "اولاد" بھی ہے، اولاد کی احسن انداز میں تعلیم وتربیت والدین کی ذمہ داری ہے، والدین اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کس انداز میں کریں کہ ان کی اولاد اچھی صفات کی حامل ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ پاک کے مُقَرَّب اور بَرگُزِیدہ نبی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو خُصوصی اِنْعام و اِکْرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ

پاک کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں تَوفیقِ اِلٰہی سے ثابِت قَدَم رہے، آیئے! رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے بارے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک مَشْہُور و مَعْرُوف واقعہ جس کی یاد منانے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال دنیا بھر میں مسلمان عیدالاضحیٰ (10،11،12 ذوالحجہ) کو قربانی کرتے ہیں آیئے! ہم بھی وہ واقعہ سنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں رات ایک طرح کا خواب:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْرَاہِیْم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالحِج کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا، جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: "بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حکم دیتا ہے۔" آپ صُبْح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ پاک کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالحِج کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بِچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبْح یقین کرلیا کہ یہ حکم اللہ پاک کی طرف سے ہے، اِسی لئے 9 ذُوالحِج کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبْح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا، جس کی وجہ سے 10 ذُوالحِج کو یَوْمُ النَّحر یعنی "ذَبْح کا دن" کہا جاتا ہے۔ (تفسیرکبیر، ۹/۳۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکمِ خُداوندی کی تکمیل کا انوکھا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مَقام و مَرتبہ جمیع مَخلوق میں اَرْفع و اعلیٰ

ہے، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قدر شدید ہوتے ہیں، مگر قربان جایئے، ان مُقَدَّس ہستیوں کے صَبْر واِسْتِقْلال پر کہ وہ اس راہ میں آنے والی مصیبتوں وآزمائشوں کو خَندہ پیشانی سے برداشت کرکے نہ صِرْف بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخُرو ہو کر بُلند دَرجات حاصل کرتے ہیں بلکہ مُسْتَقْبِل میں آنے والے اِمْتحانات کے لئے اپنے آپ کو اور گھر والوں کو بھی ہَمہ وَقت یعنی ہمیشہ تیّار رکھتے ہیں، ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشْعَلِ راہ بن جاتی ہیں۔ چونکہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحی ہوتے ہیں۔ (مستدرک، تفسیرسورۃالصافات، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۶۶۵) لہٰذا حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ میرا ربِّ کریم مجھے اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حکم اِرشاد فرمارہا ہے۔ فوراً اپنے لَخْتِ جگر کو فرمانِ خُداوَندی پر قُربان کرنے کے لئے تیّار ہوگئے اور آپ نے یہ سارا ماجرا اپنے نَو خیز (کم عُمر) بیٹے حضرت اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتادیا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس لئے مشورہ نہیں مانگا تھا کہ اگر ان کی مرضی نہ ہو تو ان کی رائے پر عمل کریں بلکہ اس سے حضرت اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کا اِمْتحان مَقْصُود تھا کہ اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی آزمائش پر ان کے کیا جَذبات ہیں اور اللہ پاک کے حکم کی اِطاعت اور اس کی طرف سے ملنے والی مَشَقَّت پر ان کے صَبْر اور ثابت قَدمی کا علم ہوجائے اور وہ حکمِ خداوندی کی بجا آوری پر ملنے والے ثواب کو پانے میں بھی کامیاب ہوسکیں۔ (تفسیر خازن ۴/۲۲، ملخصاً) حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جب یہ خواب بیان فرمایا تو اس پیکرِ تسلیم و رِضا نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک میں پارہ 23 سُورۃُ الصّٰٓفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان لَفْظوں سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ	تَرْجَمۂ کنزالعرفان: بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحترم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبح کرنے سے پہلے مجھے رسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری امّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبح کرنے کے لئے پیشانی کے بَل لِٹایئے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اَمّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سَلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تَسلّی ہو گی اور صَبْر آجائے گا۔ حضرتِ اِبْراہِیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ کریم کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدگار ثابت ہو رہے ہو! پھر جس طرح حضرتِ اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا، ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چِہرے سے نظر ہَٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلا دی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گَلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/ ۲۲)

جنّتی مینڈھا اور مُبارَک کلمات کا مجموعہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہِیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبح کرنے کے لئے

زمین پر لِٹایا تو اللہ کریم کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدْیہ جنّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ کریم کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقت گُزر چُکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرتِ اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارک اَلفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنّت قیامت تک کیلئے جاری وساری ہوگئی۔

(بِنایہ شرح ہِدایہ ج۳ص:۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقعے میں ہمارے لئے بھی مدنی پُھول موجود ہیں جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ جب حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خواب بتایا تو آپ بجائے غمگین اور خوفزدہ ہونے کے خوشی سے گویا جُھومنے لگے کہ میری خُوش قسمتی کہ اللہ کریم نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بَخُوشی اللہ کریم کی راہ میں قُربان ہونے کے لئے تیار ہوگئے، اس کے بَرعکس اگر کسی پر ذَراسی آزمائش آجائے یا کوئی تکلیف پہنچے تو وہ شِکوہ شکایات بلکہ مَعَاذَ اللہ بے صَبری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے بَسااَوقات کُفریات تک بک جاتا ہے اور رَبّ کریم کی ناراضی مَول لیتا ہے، ایسے موقع پر خُوب صَبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے کہ یہ آزمائش بھی اللہ کریم کی طرف سے رَحمت ہے، چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا" بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ پاک جب کسی قوم سے مَحبّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کردیتا ہے، تو جو اس کی قَضا پر راضی ہو اس کے لئے

رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے ۔" (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج۴، ص ۳۷۴) اس واقعے سے تربیتِ اَوْلاد کا بھی دَرْس ملتا ہے کہ ہمارے بچے اگرچہ ہمارے دل کا چین اور آنکھوں کا نُور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ پاک کے بندے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُمّتی اوراِسلامی مُعاشرے کے اَہم فرد بھی ہیں۔ اگر ہماری تَربِیَت انہیں اللہ پاک کی عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت اور سُنّتوں سے مَحبَّت اور گُناہوں سے نَفْرت نہیں دِلاسکی تو انہیں اپنا فرمانبردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ یہ اِسلام ہی ہے جو ایک مُسلمان کو اپنے والدین کا مُطیع و فرمانبردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِینت، اچھی غذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی ورُوحانی تَربِیَت کیلئے بھی ہر دم کمربستہ رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ کی آبادکاری:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب آپ (حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل) کی والدہ حضرتِ ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہرِ مکہ میں لائے اور انہیں وہاں چھوڑ دیا، اس دوران ایک طویل عرصہ وہاں گُزر گیا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں ہی قبیلہ جُرہم نے پڑاؤ ڈالا اور وہ بھی وہاں رہنے لگے۔ (اسی عرصے میں حضرت اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جوان ہو چکے تھے) حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کی والدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا اس عرصے میں وِصال ہو گیا۔ ایک مُدّت گُزرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر تشریف لائے اور ان کی زوجہ سے پوچھا: آپ کے صاحب (شوہر) کہاں ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: وہ شکار کیلئے تشریف لے گئے ہیں، اللہ پاک

آپ پر رحم فرمائے! آپ تشریف رکھیں، وہ اِنْ شَآءَاللہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے عرض کی جی ہاں! اس کے ساتھ ہی دُودھ اور گوشت حاضرِ خِدمت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے ان سے ان کی گُزر بَسر کے بارے میں پُوچھا، تو حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوجہ نے عرض کی: ہم بخیر ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ خُوش حال بھی ہیں۔ تو حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے ان دونوں کے لیے دُعائے بَرکت کی پھر حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے ان سے کہا کہ جب تُمہارے صاحب (شوہر) آئیں تو انہیں میرا سَلام دینا، اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے اپنے والدِ مُحترم کی خُوشبو محسوس کی تو اپنی زوجہ سے پُوچھا: کیا آج یہاں کوئی آیا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں ایک خُوبصُورت چہرے والے اور اچھی خُوشبو والے بُزرگ تشریف لائے تھے، اس کے بعد اُنہوں نے تمام ماجرا سُنایا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے ان کا سرِ اقدس دھویا تھا اور یہ ان کے قدموں کے نشان ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام واقعہ سُن کر ارشاد فرمایا: وہ میرے والد حضرت اِبْراہیم تھے اور میرے دروازے کی چوکھٹ سے مُراد تم ہو اور اُنہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں روکے رکھوں۔ (روح البیان، ۱/۲۲۵ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ دَرس ملتا ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو ہمیں اپنی حَیثِیَّت کے مُطابِق اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے اور اپنی غُربت وتَنگدَستی کا اِظْہار کرنے کے بجائے ہر حال میں شُکرِ الٰہی اَدا کرنا چاہیے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد بالخصوص بیٹیوں کی تَربِیَت کرتے ہوئے انہیں دیگر آداب سکھانے کے ساتھ ساتھ شوہر کے حُقُوق کی اَدائیگی اور ناشکری اور اِحسان

فراموشی سے بچنے کا دَرْس دینا چاہیے ۔ کیونکہ ناشکری کے اَلفاظ نہ صرف عورت کی دُنیاوی زِندگی کو اُجاڑ دیتے ہیں بلکہ اس کی آخرت بھی برباد کرسکتے ہیں ۔ چنانچہ ، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے : میں نے جہنّم میں اَکْثَرِیَّت عورتوں کی دیکھی ۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی : یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی کیا وجہ ہے ؟ فرمایا: کیونکہ وہ ناشکری کرتی ہیں ۔ پُوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ پاک کی ناشکری کرتی ہیں ؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر اور اس کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں، چنانچہ تم کسی عورت کے ساتھ عُمر بھر اچھا سُلُوک کرو لیکن کبھی تم میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے گی تو کہے گی: میں نے تم سے کبھی بَھلائی دیکھی ہی نہیں ۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر ... الخ، ۳/۴۶۳، حدیث: ۵۱۹۷)

اور جو اسلامی بہنیں عقلمندی کا ثُبُوت دیتے ہوئے اپنے شوہر کی فرمانبردار اور شُکر گُزار بیوی بننے کا کردار نِبھاتی ہیں ، ان کے لئے جَنَّت کی بشارت ہے ، چُنانچہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے : جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے ، رَمَضان کے روزے رکھے ، اپنی عِزَّت و نامُوس کی حِفَاظَت کرے اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے چاہو جَنَّت میں داخل ہو جاؤ ۔ (مسند امام احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/۴۰۶، حدیث: ۱۶۶۱)

یاد رکھئے ! شوہر کی ناشکری سے عورت کو اس لئے بھی بچنا چاہئے کہ مُسلسل اس قسم کی باتیں شوہر کے دل میں نَفْرت و عَداوت کا طُوفان برپا کر دیتی ہیں اور اگر خُدانخواستہ اس کی زَد میں آکر تَعلُّقات کی کَشتی ڈُوب گئی تو عُمر بھر پچھتانے کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا ۔ بہر حال کامیاب بیوی وہی ہے جو کبھی بھی ناشُکری کے اَلفاظ زبان پر نہ لائے اور ہمیشہ شوہر کی شُکر گُزار بن کر اس کا دل خُوش کرتی رہے ۔ میاں

بیوی کے دَرمیان باہَمی مَحبَّت واُلفت کا یہ خُوبصورت رِشتہ خُوش اُسلُوبی سے اسی وَقْت چل سکتا ہے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے حُقُوق اچھی طرح سے اَدا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ اِسْمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ پاک نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا اور قرآنِ کریم میں کئی مَقامات پر آپ کا ذِکْر ہوا، آپ مِعْمارِ کعبہ (کعبۂ مُعَظَّمہ تعمیر کرنے والے) اور بانیِ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ ہیں۔ حضرتِ اِبْراہِیم عَلَیْہِ السَّلَام جَدُّ الْعَرَب (اَہلِ عرب کے دادا) اور آپ اَبُو الْعَرَب (اَہلِ عرب کے والد) ہیں۔ آبِ زَمزم آپ کا مُعْجِزۂ اِرْہاصی (اِعْلانِ نَبُوَّت سے پہلے صادِر ہونے والا مُعْجِزہ) ہے جو تاقیامت باقی ہے قیامت تک دو (2) ہی مُعْجِزے باقی رہنے والے ہیں، ایک آبِ زَمزم کا چشمہ جو اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی سے نکلا اور دوسرا دینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی قرانِ کریم، حدیثِ پاک اور ان کے قوانین و عبادات (تفسیر نعیمی، ۱۶/۲۸۵)

حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی یادگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آبِ زَمزم شریف جو قیامت تک باقی رہنے والا مُعْجِزہ ہے، اسے حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نِسْبَت کی وجہ سے دُنیا کے تمام پانیوں پر کئی اِعْتبار سے اَفْضَلِیَّت و فَوقِیت حاصل ہے۔ کئی سال گُزر جانے کے باوُجُود یہ پانی مخلوقِ خُدا کو فیضیاب کر رہا ہے اور ظاہری و باطنی اَمراض سے شِفا کی دولت بھی تقسیم کر رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زَمزم شریف کا ایک مُعْجِزہ یہ بھی ہے کہ ہر وَقْت مزہ بدلتا رہتا

ہے۔ کسی وَقْت کچھ کھاراپَن، کسی وَقْت نہایت شِیریں اور رات کے دو(2) بجے اگر پیا جائے تو تازہ دَوہا ہوا گائے کا خالِص دُودھ معلوم ہوتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) زَمْزَم شریف جس کے پاس کافی مِقْدار سے ہو اُسے نہ کسی غِذا کی ضرورت، نہ دَوا کی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۳۵) حدیث شریف میں ہے: زَمْزَم کھانے کی جگہ کھانا اور دَوا کی جگہ دَوا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم، ۴/۳۵۸، حدیث:۲)

آیئے! آبِ زم زم کے فضائل پر تین(3) فَرامینِ مُصطفےٰ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. آبِ زَمْزَم دُنیا و آخرت کے جس مَقْصَد کے لئے بھی پیا جائے کافی ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب المناسک، باب الشرف من زمزم، ج۳، ص۴۹۰، حدیث:۳۰۶۲، بدون "من امر الدنیا والآخرۃ")
2. آبِ زمزم پیٹ بھر کر پینا نِفاق سے چُھٹکارا دیتا ہے۔ (فردوس الأخبار، باب التاء، حدیث:۲۲۵۵، ۱/۳۰۹)
3. آبِ زمزم سَطْحِ زمین پر مَوْجُود ہر پانی سے بہتر ہے۔ معجم الکبیر، حدیث:۱۱۱۶۷، ۱۱/۸۰)

آبِ زَمْزَم شَعَائِرُ اللہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے اس مُقَدَّس پانی کو کس قَدر شان و شوکت اور برکتوں سے نوازا ہے کہ جہاں یہ مُسلمانوں کے دِلوں میں تا قیامت اللہ پاک کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل ذَبِیْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یاد اور ان کی مَحَبَّت تازہ کرتا رہے گا، وہیں یہ بابَرَکت پانی بیماروں، پریشان حالوں، دُکھیاروں اور غم کے ماروں کے جِسْمانی اور رُوحانی امراض میں باعثِ شِفا ہو گا۔ واقعی جس چیز کو اللہ والوں کے وُجُودِ مَسْعُود(مُبارَک جسم) سے نِسْبت حاصل ہو جائے اس کے شَرَف و عَظَمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں بلکہ وہ شَعَائِرُ اللہ(اللہ کریم کی نشانیاں) بن جاتی ہے، چنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صَفا اور مَروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت ہاجرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) پانی کی تلاش میں سات(7) بار چڑھیں

اور اُتریں۔اس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ شَعَائِرُ اللہ بن گئے اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی نقل اُتارنے میں ان (دونوں پہاڑوں) پر چڑھنا اور اُترنا سات (7) بار لازِم ہوگیا۔ بُزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز شَعائِرُ اللہ بن جاتی ہے۔(مزید فرماتے ہیں:) طُورِ سینا پہاڑ اور مکۂ مُعظَّمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طور کو کَلِیْمُ اللہ (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) سے اور مکۂ مُعظَّمہ کو حَبِیْبُ اللہ (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے نِسْبَت ہوگئی۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں شَعائِرُ اللہ ہیں جیسے قرآن شریف، خانہ کعبہ، صَفا مَروہ پہاڑ، مکۂ مُعظَّمہ، بیتُ الْمَقدس، طُورِ سینا، مَقابِرِ اَوْلیاءُ اللہ وانبیاءِ کرام، (یعنی انبیا واولیائے کرام کے مزارات اور آبِ زَمْزم وغیرہ۔(علم القرآن، ص۵۰-۴۸ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی کئی مقامات پر آیا ہے اور ہر جگہ آپ کی شان وعظمت کا ذکر مَوجود ہے۔چنانچہ ایک مقام پر اللہ کریم نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صِفات ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 16 سُوْرَہْ مریم کی آیت نمبر 55،54 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ٘ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّاۚ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا﴿۵۵﴾	تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور غیب کی خبریں دینے والا رسول تھا۔اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں بڑا پسندیدہ بندہ تھا۔

(پ ۱٦ ،مریم،الآیۃ:۵۵-۵۴)	

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چار (4) صفاتِ عالیہ بیان ہوئی ہیں (۱) آپ صادقُ الوَعد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اَہل و عیال کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ کریم کے پسندیدہ بندے تھے۔

وعدے کے سچے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہیں، لیکن حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام اس وَصف میں خاص شُہرت رکھتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بچپن میں اپنے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا اِبْرٰاہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کیا ہوا وَعدہ وَقْتِ ذَبْح صَبْر و رِضا کے ساتھ بخُوبی وَفا (پورا) فرمایا۔ (تفسیر خازن، ۴/۲۲)

ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص سے ایک جگہ ملنے کا وَعدہ کیا اور آپ اس مَقام پر پہنچ بھی گئے، لیکن جس شخص نے آنا تھا وہ بھول گیا حتّٰی کہ شام ہوگئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی جگہ ساری رات گُزار دی۔ صُبْح جب وہ شخص آیا تو آپ کو مَوجُود پایا تو حیرت زَدہ رہ گیا اور عرض کی: آپ یہاں سے گئے نہیں؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: نہیں، تمہارے آنے سے پہلے میں کیسے چلا جاتا۔ (تفسیر طبری، ۴/۳۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسی عُمدہ صِفَت کے مالک تھے کہ آپ نبی ہو کر بھی اپنے ایک اُمَّتی سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے ساری رات اس مقام پر ٹھہرے رہے۔ لہٰذا اگر کوئی شَرْعی مجبوری نہ ہو تو ہمیں بھی اس پیاری عادت کو

اَپناتے ہوئے کسی سے کیا ہوا وعدہ ضرور نبھانا چاہیے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس کہ آج ہمارے مُعاشرے میں وَعدہ خِلافی عام ہوتی جارہی ہے اور اس کو مَعیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وَعدہ خِلافی اور عہد شِکنی حرام اور گُناہِ کبیرہ ہے، کیوں کہ وعدہ پُورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب ولازِم ہے۔ اللہ کریم قرآنِ کریم میں پارہ 6 سُوْرَۃُ المائدہ کی آیت نمبر 1 میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ﱟ (پ6، المائدۃ:1)		تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔

اسی طرح پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 34 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـٴُـوْلًا ﴿۳۴﴾		تَرجَمۂ کنزالعرفان: بیشک عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

حضرت عَبْدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ کریم اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لَعنَت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج ۲، ص ۳۷۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ لوگ اس وَقْت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سُنَنِ ابوداؤد، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۴۳۴۷)

وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا وعدہ خِلافی کرنے والے کے مُتعَلّق کس قدر سخت وعیدیں ہیں کہ وعدہ خِلافی کرنے والے پر اللہ پاک اس کے فِرشتوں اور تمام اِنسانوں کی لَعنَت ہوتی ہے ،نہ تو اس کا کوئی فَرض قبول ہوتا ہے اور نہ ہی نفل۔

حُضور پُرنور، سیِّدُ العٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:"وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وَعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اسے پُورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خِلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اُسے پُورا کرنے کی نہ ہو۔" (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی، ص۳۱۵، رقم۱۱۶۸) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت پُورا کرنے کی ہو پھر پُورا نہ کرسکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گُناہ نہیں۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج۴ ص۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاکیزہ اَوصاف کے بارے میں سن رہے ہیں ہمیں ایسے پیارے اوصاف اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے وابستہ ہو جانا چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ہمارے کردار میں بہتری آجائے گی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے کئی بگڑے ہوئے لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نماز وسنت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، راہِ خُدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابجا راہِ خُدا میں سفر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ دوجہاں کے تاجور، سلطانِ

بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کا دل راہِ خُدا میں خوف کی وجہ سے دَھڑکنے لگتا ہے تو اللہ پاک اس پر جہنَّم کو حرام فرمادیتا ہے۔(مسند امام احمد، مسند السیدة عائشة، ۳۶۹/۹، حدیث: ۲۴۶۰۲) ایک اور مَقام پر اِرشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلُود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔ (بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من اغبرت قدماه...الخ، ۲۵۷/۲، حدیث: ۲۸۱۱) لہٰذا ہمیں بھی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر دین کے پیغام کو خوب عام کرنا چاہئے۔ آیئے! مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

مدنی قافلہ کی برکت

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں تربیتی کورس کے لئے تشریف لائے۔ اس دوران ان کے پیٹ کے بائیں جانب اچانک درد اٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے، تب آرام آیا۔ دن چڑھتے ہی الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ وہ اسلامی بھائی ہسپتال میں داخل تھے انہیں وہاں معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ والے اسلامی بھائی جو تربیتی کورس میں آئے تھے وہ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں بارہ دن کے لئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے سفر سے بہت روکا مگر ان سے نہ رہا گیا اور وہ ڈیرہ بگٹی بلوچستان جانے والے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا۔ مگر مدنی قافلے میں مانگے جانے والی دعا کی برکت سے درد ایسا دور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ صِفات

جو قرآنِ پاک میں بیان ہوئیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا۔ معلوم ہوا کہ اپنے اہل وعِیال کو نیک اَعمال کی ترغیب دِلانا نماز کا عادی بنانا، اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی نماز کی اَہمیَّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نَمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یادرکھئے! اگر ہم نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائِل ہونے لگیں گے کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسخ (پُختہ) ہوتی ہے۔ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً نماز کے فَضائل بھی سناتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ہمارے بچے چھوٹی سی عُمر میں ہی پکے نمازی بن جائیں گے۔ فی زمانہ اَوْلاد کی اچھی تَربِیَت کرنا اور انہیں بچپن ہی سے نماز روزے اور جُملہ عبادتوں کا عادی بنانا بہت ضروری ہے۔ اولاد کی سُنّتوں کے مُطابِق صحیح تَربِیَت کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُالمدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "تَربِیَتِ اولاد" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اسلامی تعلیمات کے مُطابِق اَوْلاد کی بہترین تربیت کرنے میں یہ کتاب مُعاوِن ثابِت ہوگی۔ یادرکھئے! اپنی اَوْلاد کو کسی بھی نیک کام کی ترغیب دینے سے قبل خُود اس کام کے کرنے کی عادت بنانی ہوگی! ورنہ ہماری کہی ہوئی بات اَثر انداز نہ ہوگی اور مطلوبہ نتائج کا حُصول بھی دُشوار ہوگا۔ اس لیے اپنی اَوْلاد کو نماز وغیرہ کی ترغیب دینے سے قبل خُود نماز پڑھنے کی پُختَہ عادت بنانی ہوگی۔ قُرآن وحدِیث میں نَماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بِشارتیں اور نَماز کی بے شُمار فضیلتیں

بیان کی گئی ہیں، آیئے! علمِ دین حاصل کرنے اور نماز کی پابندی کا ذِہن بنانے کے لئے فرمانِ خُداوندی سُنتے ہیں: پارہ 6 سُورَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ (پ6، المائدہ:12)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے فرمایا: بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بیشک میں تم سے تمہارے گناہ مٹا دوں گا اور ضرور تمہیں ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نمازیوں کے لئے اللہ کریم کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنعامات ہیں کہ انہیں جنّت و مغفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں اور اَجرِ عَظِیم کی نَویدیں (خوشخبریاں) بھی سُنائی جارہی ہیں۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی نماز کی بہت زِیادہ اَہمیّت اور رَغبت دِلائی گئی ہے، آیئے! ترغیب کیلئے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

1. اللہ کریم نے پانچ (5) نمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طَریقہ سے وُضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ کریم کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج۱، ص۱۸۶)
2. اگر تمہارے کسی کے صِحن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ (5) بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ

مَیل رہ جائے گا؟لوگوں نے عَرض کی: جی نہیں ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھودیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔(ابن ماجہ، ج۲،ص ۱٦٥،حدیث ۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آپ نے سنا نَماز پڑھنے والے کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الٰہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گُناہوں کو دھوڈالتی ہے، نَماز کی بَرَکت سے سابِقہ گُناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں، آئندہ بھی انسان گُناہوں اور بے حَیائی کے کاموں سے کَنارہ کَشی اِختیار کرنے لگتا ہے۔ نماز کی عادت باقی رکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، مدنی دورے میں حصّہ لیجئے نیز اپنی مَساجد، محلّوں اور گھروں میں درسِ فَیضانِ سُنّت کو جاری کیجئے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ خود بھی نمازوں کی عادت بنی رہے گی اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا عظیم ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام عنقریب ہمارے درمیان جَلوہ گر ہونے والا ہے اور یہ بہت بابرکت اور رحمتوں والا مہینہ ہے، لہٰذا جتنا زِیادہ ہوسکے اس مہینے میں عبادت و رِیاضت کا اِہتمام کیا جائے اور ہوسکے تو اس ماہ میں نفلی روزے بھی رکھنے کی سعادت حاصل کی جائے کہ نفلی روزوں کے بے شُمار فضائل و برکات ہیں نیز احادیثِ مُبارَکہ میں ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام کے پہلے عَشَرہ (یعنی اِبتِدائی دس(10)دن) کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں:

شبِ قَدر کے برابر فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ پاک کو عَشَرہ ذُوالْحِجَّہ سے زِیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک(1) سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔" (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷٥۸)

عَرَفہ کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے ، سُلطانِ مدینہ ، قرارِ قَلْب وسینہ ، فیض گنجینہ ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مجھے اللّٰہ کریم پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحِجَّۃِالحرام) کا روزہ ایک (1) سال قَبْل اور ایک (1) سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (صحیح مُسلم ص ۵۸۹، حدیث:۱۹۶)

ایک روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایَت ہے ، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحِجَّۃِالحرام) کا روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحِجَّۃِ الحرام) کے دِن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حُضُورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحِجَّۃِالحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ ج ۳ ص ۲۹۲ حدیث:۲۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام میں روزے رکھنے کے کس قدر فضائل وبرکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک میں قُربانی و دیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب ہمیں بے شُمار رحمتیں اور برکتیں حاصِل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مدنی قافلہ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدَنی ماحول عطا فرمایا۔ دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک "مجلسِ مدنی قافلہ" بھی ہے۔ "**مجلسِ مدنی قافلہ**" کے تحت سنتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے بے شمار مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کرکے علم دین اور سنتوں کی بہاریں لٹاتے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں۔ "**مجلسِ مدنی قافلہ**" کے تحت متعدد مقامات پر مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں جن میں دور و نزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی قیام کرتے ہیں اور عاشقان رسول کی صحبت میں سنتوں کی تربیت پاکر قرب و جوار میں جاکر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے مدنی پھول!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے صلہ رحمی کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1): ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، رقم: ۴۷۵۴) (2): جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اسے مبارک ہو کہ اللہ پاک نے اس کی عمر بڑھادی۔ (مستدرک، کتاب البر و الصلۃ، باب من بر والدیہ... الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹) ☆صِلَۂ رِحم واجِب

ہے اور قطعِ رِحم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۵۵۸)

﴾ اعلان: ﴿

صِلۂ رحمی کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

3... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (5)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (6)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (7)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ

5…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

7…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

قَدْر حاصل کرلی۔[8]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 9 اگست 2018ء
(1): سنّتیں اورآداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

صِلۂ رحمی کے مدنی پھول!

☆ رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتًا صِلَۂ رِحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

☆ صِلَۂ رِحمی کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری امداد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے

---

8 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) ☆رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اس طرح کرنے سے مَحَبَّت و الفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قرابت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) ☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے؟ جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت رَوائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) صلۂ رحمی کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث : ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِپاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائزبات کے ارادے پراِن شآءَاللہ عزَّوَجَلَّ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا" پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلِیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❀لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ❀ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ❀ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ❀ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد